اقبال ریویو
جنوری ۱۹۷۲ء

اقبال کی تاریخ پیدائش

سید عبدالواحد

بد قسمتی سے علامہ کی تاریخ ولادت کے متعلق بہت کچھ اختلاف ہے ۔ فقیر سید وحید الدین صاحب نے اور جان میرک (زیکوسلاویکیہ) کے مضامین کے بعد اکثر متعلمین اقبال کا خیال تھا کہ علامہ کی تاریخ پیدائش ۹ نومبر ۱۸۷۷ء ہے ان کے بعد سید عبدالواحد، نائب صدر اقبال اکادمی، نے ایک فیصلہ کن مضمون انگریزی میں لکھا ۔ مگر جناب نظیر صوفی صاحب نے ایک مفصل باب اس موضوع پر اپنی کتاب ''اقبال درون خانہ'' میں قلمبند کیا ہے ۔ جس کے حساب سے تاریخ ولادت ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء ہے ۔ علامہ کی صد سالہ برسی کے پیش چونکہ اس معاملہ نے بڑی اہمیت حاصل کر لی ہے ۔ لہٰذا سید عبدالواحد کے مضمون کا اردو ترجمہ پیش خدمت ہے ۔ (مدیر)

روز نامہ ''انقلاب'' نے اپنی اشاعت مورخہ ۷ مئی سنہ ۱۹۳۸ء میں حسب ذیل شذرہ سپرد قلم کیا تھا ۔

''انقلاب کی ایک سابقہ اشاعت میں علامہ اقبال کے جو مختصر حالات زندگی شائع ہوئے تھے ان میں علامہ کی تاریخ پیدائش دسمبر ۱۸۷۶ دی گئی تھی جو علامہ کے بڑے بھائی شیخ عطا محمد کے بیان کے مطابق تھی ۔ مگر اب یہ تحقیق ہوا ہے کہ علامہ کی تاریخ پیدائش ۲۲ فروری ۱۸۷۳ مطابق ۲۳-۲۴ ذی الحجہ ۱۲۸۹ھ تھی'' ۔

مگر اس اعلان کے باوجود ایسے لوگ تھے جنہیں انقلاب ، کی اعلان کردہ تاریخ پیدائش کی مستند حیثیت کے متعلق شدید شبہات تھے ۔ اس کے بعد ۱۹۵۵ میں عبدالمجید سالک کی ''ذکر اقبال'' شائع ہوئی جس میں یہ بیان کیا گیا

تھا کہ ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ نے شہر کی میونسپل کمیٹی کے اندراجات کو دیکھ کر اس بیان کی توثیق کر دی ہے کہ اقبال کی پیدائش ۲۲ فروری ۱۸۷۳ کو ہوئی تھی۔(۱) برعظیم میں پیدائش و اموات کے میونسپل اندراجات عام طور پر مستند ہوتے ہیں اور ان کی صحت پر اس وقت تک کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ ان کے خلاف کوئی واضح شہادت موجود نہ ہو۔ بادی النظر میں اقبال کی اس تاریخ پیدائش کے متعلق جو انقلاب ، اور سالک نے دی ہے دو صورتیں ایسی ہیں جن سے یہ تاریخ غیر اغلب معلوم ہوتی ہے اور یہ مفصلہ ذیل ہیں ۔

۱ - پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر ہم انقلاب ، اور سالک کی دی ہوئی تاریخ پیدائش کو تسلیم کر لیں تو ان کی عمر اس وقت جب علامہ نے میٹریکولیشن کے امتحان میں کامیابی حاصل کی ۲۱ سال ہوگی ۔ برعظیم میں ایک طالب علم کی عمر میٹریکولیشن کے امتحان میں کامیابی حاصل کرتے وقت عام طور پر اوسطاً ۱۶ سال ہوتی ہے اور ہوشیار طلبہ کے متعلق یہ تجربہ ہے کہ وہ اس امتحان میں نسبتاً بہت کم عمر میں کامیاب ہو جاتے ہیں ۔

۲ - جنوری ۱۹۳۸ میں جب ''مسلم اسٹوڈینٹس برادر ہڈ'' نے شاعر اسلام کی زندگی ہی میں یوم اقبال منایا تھا تو یہ اعلان کیا گیا تھا کہ ان کی عمر ۶۰ سال کی ہے ۔

یہ صورتیں جن سے ۲۲ فروری ۱۸۷۳ کا تاریخ پیدائش ہونا خلاف قیاس ہو جاتا ہے اس کے متعلق ہمارے اعتماد کو متزلزل کرنے کے لئے کافی ہیں اور ہمارے لیے مزید تحقیق کا جواز مہیا کرتی ہیں ۔ ایسا کرنے کے لئے ہم میونسپل کمیٹی سیالکوٹ کے اندراجات سے شروع کرتے ہیں ۔

میونسپل کمیٹی کے پیدائشوں والے رجسٹر میں اقبال کی تاریخ پیدائش کے متعلق جو بیان درج ہے اس کا چربہ پیش کردہ دستاویز (الف) میں ملاحظہ ہو۔ جب ہم اسے غور کے ساتھ دیکھتے ہیں تو حسب ذیل امور سامنے آتے ہیں ۔

---

۱ - عبدالمجید سالک، ذکر اقبال (لاہور : بزم اقبال ، ۱۹۵۵) ، صفحہ ۱۰ ۔

۱ - سند پیدائش میں مذکور ہے کہ اس کا تعلق شیخ نتھو (جو اقبال کے والد شیخ نور محمد کا لاڈ کا نام ہے) کی اولاد نرینہ سے ہے ۔ مگر سند میں بچے کا نام نہیں دیا ہے ۔ اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کیوں کہ بہت سی صورتوں میں بچے کا نام پیدائش کے کئی دن بعد رکھے جاتے ہیں ، اگرچہ پیدائش کی اطلاع میونسپل کمیٹی کو اسی دن یا اس کے اگلے دن کر دی جاتی ہے ۔

۲ - تاریخ پیدائش ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء دی گئی ہے ۔

۳ - میونسپل اندراجات میں ۱۸۷۳ کے بعد شیخ نور محمد کے کسی اور بیٹے کی تاریخ پیدائش مذکور نہیں ہے ۔

اس کے برعکس اقبال کی تاریخ پیدائش کے متعلق رجسٹر کے مذکور بالا اندراج کو قبول کرنے کے خلاف ہمارے پاس حسب ذیل شہادت موجود ہے ۔

۱ - اقبال کی بہن کا یہ بیان ہے کہ اقبال کی ولادت سے چند سال قبل شیخ نور محمد کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا تھا ۔(۱) اس لئے اغلب یہ ہے کہ یہ اندراج اسی بیٹے کے متعلق ہے جس کا انتقال شیرخواری کے زمانے ہی میں ہو گیا تھا ۔

۲ - ہمارے پاس اقبال کی ایک اور بہن کی یہ شہادت موجود ہے کہ وہ جمعہ کے دن علی الصباح پیدا ہوئے تھے ۔ چوں کہ ۲۲ فروری ۱۸۷۳ کو جمعہ نہیں تھا اس لئے اسے اقبال کی تاریخ پیدائش تسلیم کرنے کے خلاف زبردست شہادت موجود ہے ۔(۲)

میونسپل اندراجات میں جو تاریخ پیدائش کے اظہار کے بعد متعدد مصنفین و جرائد نے مختلف تاریخیں اور سال تجویز کئے مگر چوں کہ وہ کسی قطعی شہادت پر مبنی نہیں ہیں اس لئے ہم انہیں بلا تامل نظر انداز کر سکتے ہیں ۔

---

۱ - سید وحید الدین ، روزگار فقیر (کراچی : لائن آرٹ پریس ، ۱۹۶۴) ، صفحہ ۲۳۱ ۔

۲ - ایضاً ، صفحہ ۲۳۱ ۔

مثلاً حکومت افغانستان کے مہیا کئے ہوئے لاجوردی لوح مزار پر جو سال پیدائش کندہ ہے وہ ۱۸۷۵ ہے ۔ چوں کہ اس کی تائید میں مشکل ہی سے کوئی شہادت موجود ہے اس لئے ہم اسے محض ایک قیاس پر مبنی ہونے کی حیثیت سے بلا تامل نظر انداز کر سکتے ہیں ۔ کشمیری خاندانوں پر لکھنے والے ایک اور مشہور مصنف محمد دین فوق نے اقبال کا سال پیدائش ۱۸۷۵ لکھا ہے ، اگرچہ بعد میں انہوں نے تصحیح کر کے ۱۸۷۶ سال پیدائش قرار دیا تھا ، فوق صاحب اقبال کے دوست تھے اور انہوں نے برعظیم میں رہنے والے کشمیری خاندانوں کے متعلق تفصیلی تحقیقات کی ہے ۔ پھر بھی ہمیں ان کے بیان کردہ سال کو کچھ زیادہ اہمیت نہیں دینی چاہئے ؛ کیوں کہ انہوں نے اپنے بیانات کی تائید میں کسی شہادت کا ذکر نہیں کیا ہے ۔ اسی طرح ''آکسفورڈ ہسٹری آف انڈیا'' میں اقبال کا سال پیدائش ۱۸۷۶ دیا گیا ہے ۔(۱) یہ غالباً اس سال پر مبنی ہے جو اقبال نے اپنے حیات نامے میں دیا تھا ۔ میونسپل اندراجات کے مطابق اقبال کی تاریخ پیدائش کو تسلیم کرنے کے خلاف ان شہادتوں کے پیش نظر متعدد مصنفین نے اپنا وقت اور اپنا مطالعہ اس مسئلے کی تحقیق پر صرف کیا ہے ۔ پہلا شخص جس نے میونسپل اندراجات کے مطابق اقبال کی تاریخ پیدائش کی صحت پر شدید شبہات ظاہر کئے بان (جرمنی) میں ہندی نژاد اردو کا استاد ٹی ۔ سی ۔ رائے تھا ۔ ۱۹۵۷ میں رائے نے پاکستانی سفارت خانہ واقع باد گاڈسبرگ کے ثقافتی اتاشی کو ایک خط لکھا جس میں بتایا کہ اقبال کی تاریخ پیدائش کے متعلق بہت کچھ الجھن پیدا ہو گئی ہے اور مختلف مصنفین و اہل قلم نے واقعتاً تین مختلف تاریخوں کا ذکر کیا ہے ۔ اس بنا پر انہوں نے یہ تجویز پیش کی کہ اس معاملہ میں مکمل تحقیق کی جائے ۔

۱۹۵۸ میں پراگ یونیورسٹی کے پروفیسر جان میرک نے ایک مفصل مضمون (Archiv Orientalni) ۱۹۵۸ ، ۲۶/۶ ۔ میں لکھا ۔ اس مضمون میں وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ اقبال کی تاریخ پیدائش ۹ نومبر ۱۸۷۷ ہے ۔ اس کے بعد فقیر سید وحید الدین نے اپنی دیدہ زیب کتاب ''روز گار فقیر'' (۱۹۶۳) میں اس مسئلے پر غور کے لئے بہت وقت صرف کیا اور فکر کی ۔ سید وحید الدین جس

۱ ۔ آکسفورڈ ہسٹری آف انڈیا ، تیسری اشاعت ، ۱۹۲۱ ، صفحہ ۸۰۸ ۔

نتیجے پر پہنچے ہیں وہ پروفیسر جان میرک کے نتائج کی توثیق کرتا ہے ۔ مگر یہ ملحوظ رکھنا چاہئے کہ جہاں پروفیسر میرک نے زیادہ تر یورپی علما کی شہادت پر بھروسہ کیا ہے وہاں سید وحید الدین نے اقبال کے خاندان والوں کی شہادت جمع کی ہے جو انہیں اقبال کے بھتیجے اعجاز احمد صاحب کے ذریعے مل سکی تھی ۔ یہاں اس بات کا ذکر بھی ضروری ہے کہ آج کل ہماری خوش قسمتی سے ہمارے درمیان اقبال کے بھتیجے شیخ اعجاز احمد اور علامہ کی ایک بہن زندہ ہیں جن کی شہادت بڑی اہمیت کی حامل ہے ۔(۱)

ہم اس واقع کا پہلے ہی ذکر کر چکے ہیں کہ متعدد مصنفین نے اقبال کی تاریخ پیدائش ۹ نومبر ۱۸۷۷ دی ہے اور اس بے یقینی اور الجھن کے پیش نظر جس نے اس مسئلے کو گھیر لیا ہے اس تاریخ کی جانچ کرنا بھی مفید ہوگا ۔

۱ - حیات نامہ میں علامہ کا جو بیان ہے اس کے مطابق ان کی تاریخ پیدائش ۳ ذی الحجہ ۱۲۹۴ ہجری ہے (ملاحظہ ہو پیش کردہ دستاویز (ب) یہ تاریخ ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کے مطابق ہے ۔

۲ - پنجاب یونیورسٹی کے ۹۷-۱۸۹۶ کے کیلینڈر میں اقبال کے امتحان کا نتیجہ جو شائع ہوا ہے اس کے لئے ملاحظہ ہو پیش کردہ دستاویز (ج) اس بیان کے مطابق اقبال کی عمر اس وقت جو انہوں نے امتحان کے لئے درخواست دی تھی اس کے مطابق ۱۹ سال تھی ۔ اس لئے جب وہ امتحان میں کامیاب ہوئے تو ان کی عمر ۲۰ سال کے لگ بھگ ہوگی ۔ اس سے ان کا سال پیدائش ۱۸۷۳ کے بجائے ۱۸۷۶ ظاہر ہوتا ہے ۔

۳ - اقبال کی بہن کے ایک بیان کے مطابق جس کو ان کی والدہ کی سند حاصل ہے علامہ جمعہ کے دن علی الصباح پیدا ہوئے تھے (۲) ذیقعدہ ۱۲۹۳ھ کو جمعہ تھا ۔

---

۱ - بڑے رنج کے ساتھ یہ لکھا جاتا ہے کہ علامہ کی یہ ہمشیرہ اللہ کو پیاری ہو گئیں ہیں ۔ جس وقت یہ مضمون قلمبند کیا گیا تھا محترمہ بقید حیات تھیں ۔

۲ - سید وحید الدین ، روزگار فقیر ، صفحہ ۲۳۲ ۔

۴ - وی ۔ کوبیک کاوار اپنی کتاب ''تاریخ ادبیات ایران و تاجیک'' میں لکھتی ہیں کہ اقبال ۱۸۷۷ میں پیدا ہوئے تھے ۔(۱)

۵ - پروفیسر جے ۔ ڈبلو فلوک نے اقبال کا سال پیدائش ۱۸۷۷ دیا ہے ۔(۲)

۶ - کانٹی ویلڈ سائیمن نے اپنی کتاب ''اسلام میں اصلاحیں'' میں اقبال کا سال پیدائش ۱۸۷۷ دیا ہے ۔(۳)

یہاں پر یہ ذکر کر دینا ضروری ہے کہ یورپی علما کی دی ہوئی تاریخوں پر زیادہ اعتماد نہیں کیا جا سکتا ۔ یہ ظاہر ہے کہ انہوں نے ایسی معلومات پر بھروسہ کیا ہے جو پاکستانی مصنفین نے مہیا کی ہیں یا جو حیات ناموں پر مبنی ہیں ۔ تاہم ان علما کے بیانات اس وقت اہمیت حاصل کر لیتے ہیں جب وہ دوسری شہادت کی تائید کرتے ہیں ۔

۷ - لاہور کے ''سول اینڈ ملٹری گزٹ'' نے اقبال کی وفات پر تعزیتی شذرہ شائع کرتے ہوئے ان کا سال پیدائش ۱۸۷۷ لکھا تھا ۔

جہاں اس واقع کی تائید میں کہ اقبال جمعہ کے دن ۹ نومبر ۱۸۷۷ کو پیدا ہوئے تھے کافی شہادت موجود ہے وہاں بعض مخصوص واقعات ایسے بھی ہیں جن کا رجحان کچھ شکوک و شبہات پیدا کرانے کی طرف ہے ۔ وہ حسب ذیل ہیں ۔

۱ - میونسپل اندراجات میں اس تاریخ کا یا اگر اقبال کی پیدائش ۲۲ فروری ۱۸۷۳ کے علاوہ کسی اور تاریخ کو ہوئی تھی تو اس تاریخ کا کوئی ذکر نہیں ہے ۔

---

۱ - جان ریکا اور رفقائے کار ''ایرانی اور تاجیک ادب کی تاریخ'' مطبوعہ (پراگ ، ۱۹۵۶) ، صفحہ ۳۰۵ ۔

۲ - جے - ڈبلو - فلوک - ان کی کتاب مطبوعہ ویز باڈن (جرمنی) ، صفحہ ۳۵۷ ، ۱۹۵۳ ۔

۳ - مسلم ورلڈ ، ۱۹۳۷ء میں تبصرہ کے مطابق (صفحہ ۳۳۷) جس کا جان میرک نے ذکر کیا ہے ۔

۲ - اقبال کو ۱۹۳۱ میں جو بین الاقوامی پاسپورٹ ملا تھا (ملاحظہ ہو پیش کردہ دستاویز د) اس میں اور ان کے حیات نامے میں بھی ان کا سال پیدائش ۱۸۷۶ دیا ہوا ہے ۔

۳ - جی ۔ ٹیفوپل نے جو ''سر محمد اقبال کے مختصر سوانح حیات'' لکھے ہیں ان میں بھی اقبال کا سال پیدائش ۱۸۷۶ دیا ہے ۔(۱)

۴ - ہیل متھہ فان گلدسینیس نے بھی سال پیدائش ۱۸۷۶ دیا ہے ۔(۲)

جہاں تک سیالکوٹ کے میونسپل رجسٹر میں اقبال کی پیدائش کے متعلق کسی اندراج کے نہ ہونے کا تعلق ہے ، یہ کہا جا سکتا ہے کہ برعظیم میں یہ عام واقعہ تھا ۔ پاسپورٹ میں اندراج کے متعلق یہ امر قابل غور ہے کہ ہجری تاریخوں کو عیسوی تاریخوں میں اور اس کے برعکس مبدل کرنا بہت مشکل کام ہے ، اور اس میں پیچیدہ حساب کتاب کی ضرورت ہوتی ہے ۔ مگر ہماری خوش قسمتی ہے آج کل ہمارے پاس ایسی صحیح اور محنت سے تیار کی ہوئی جدولیں موجود ہیں جنہوں نے اس کام کو آسان بنا دیا ہے ۔ بد قسمتی ہے اس قسم کی جدولیں پچاس سال قبل دستیاب نہیں تھیں ۔ اس لئے اقبال کو غالباً یہ تبدیلی ان جدولوں کے بغیر ہی کرنی پڑی ہوگی اور اس وجہ سے انہوں نے ۱۲۹۴ ہجری کو کم و بیش تخمینے کے ساتھ ۱۸۷۶ عیسوی میں تبدیل کر لیا ہوگا ۔

اقبال کو جو دشواری پیش آئی ہوگی اس کا پتہ اس واقع سے چلتا ہے کہ انہوں نے سال پیدائش کے ساتھ کوئی تاریخ نہیں دی ہے ۔ اس طرح اس تفاوت کی توجیہ بہ آسانی ہو جاتی ہے ۔

جہاں تک دو یورپین مستشرقین کا تعلق ہے ان کے بیانات کا فائدہ صرف یہ ہے کہ وہ اس امر پر زور دیتے ہیں کہ ۱۹۲۹ جیسے ابتدائی زمانے میں بھی ۱۸۷۳ کو اقبال کا سال پیدائش تسلیم کرنے کے خلاف زبردست احساس موجود تھا ۔

---

۱ - اورئینٹ ماڈرن، نو جلد ۱۸ ، ۱۹۳۸ ، صفحہ ۳۲۲ ۔

۲ - ڈی لینارے لیورن انڈیانس ، ۱۹۲۹ ، صفحہ ۲۲۷ ۔

ان مستشرقین کے بیانات پر جس درجے تک اعتماد کیا جا سکتا ہے اس پر غور کرتے وقت یہ ملحوظ رکھنا چاہئے کہ بہ ظاہر انہوں نے اپنے بیانات کی بنیاد اس معلومات پر رکھی ہے جو اقبال نے اپنے حیات نامے میں دئے ہیں ۔ یہ امر بھی قابل توجہ ہے کہ تیقرول گو بہت قابل اعتماد مصنف نہیں ہے کیونکہ اس نے اقبال کی وفات بمبئی میں بتائی ہے ، حالانکہ ہم سب یہ جانتے ہیں کہ یہ صحیح نہیں ہے ۔

اس شہادت کے علاوہ جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے ثانوی حیثیت کی بھی کچھ شہادت ایسی موجود ہے جو قابل غور ہے ۔

(الف) شیخ اعجاز احمد کی والدہ نے انہیں یہ بتایا تھا کہ جب ان کی شادی ہوئی ہے تو اقبال پانچویں جماعت میں پڑھتے تھے اور ان کی عمر ۱۰—۱۲ سال کے درمیان تھی ۔ اس لحاظ سے ان کی عمر ۱۸۹۳ میں میٹریکولیشن کے وقت ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی ۔ اس لئے ان کا سال پیدائش ۱۸۷۶ یا ۱۸۷۷ ہونا چاہئے ۔ ہر صورت میں یہ شہادت ۱۸۷۳ کو اقبال کے سال پیدائش کی حیثیت سے خارج از بحث بنا دیتی ہے ۔(۱)

(ب) اقبال کے بڑے بھائی شیخ عطا محمد صاحب نے جولائی ۱۹۳۸ میں اپنے بیٹے شیخ اعجاز احمد کو لکھا تھا کہ اقبال کی پہلی بیوی ان سے تقریباً تین سال بڑی تھیں اور یہ خط لکھتے وقت ان کی عمر تقریباً ۶۵ سال کی تھی ۔ اس خط کا رجحان بھی یہ ثابت کرنے کی طرف ہے کہ اقبال کا سال پیدائش ۱۸۷۳ نہیں ہو سکتا ہے ۔(۲)

اس بحث کو ختم کرنے سے قبل یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ راقم الحروف، پراگ یونیورسٹی کے پروفیسر میرک اور کراچی کے فقیر سید وحید الدین کا ممنون احسان ہے جنہوں نے اقبال کی تاریخ پیدائش کے متعلق شہادت جمع کرنے میں

---

۱ ۔ شیخ اعجاز احمد نے یہ معلومات اپنے ایک مکتوب میں بہم پہنچائی ہیں ۔
۲ ۔ ایضاً ۔

بڑے صبر، جان فشانی اور جذبۂ تحقیق سے کام لیا ۔ راقم الحروف اس مسئلے میں ہمیشہ دل چسپی رکھتا تھا اور معتدبہ شہادت جمع کر چکا تھا مگر ان دو اہل علم کی تصانیف نے اس کے کام کو بہت آسان بنا دیا ۔

یہ امر بھی ضبط تحریر میں آ جانا چاہئے کہ اقبال کی تاریخ پیدائش کا سوال جب اٹھتا تھا ان کے عزیز دوست چودھری محمد حسین یہ کہا کرتے تھے کہ خود اقبال نے اس بارہ میں جو معلومات بہم پہنچائی ہیں اس پر یقین نہ کرنا ان کے لئے غیر ممکن ہے ۔ اور ہم اس معاملے میں چودھری محمد حسین کی پیروی کرنے میں بالکل حق بجانب ہوں گے ۔

اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے ہم نے خود اقبال کی مہیا کی ہوئی معلومات پر بہت بڑی حد تک بھروسہ کیا ہے ۔ اس لئے ہمیں اقبال کے ذریعہ معلومات کے متعلق بھی کچھ ضرور کہنا چاہئے ۔ اکثر خاندانوں میں اہم تاریخیں خاندانی جرائد میں درج کی جاتی ہیں لیکن اگر شیخ نور محمد کے خاندان میں ایسا کوئی جریدہ نہیں تھا تو بھی بوڑھے باپ نے کم سن بیٹے کو اس کی تاریخ پیدائش، اس سے قبل کہ وہ یاد سے محو ہو جائے، ضرور بتائی ہوگی ۔ ہر خاندان کے بزرگ مختلف بچوں کی پیدائش کی تاریخیں یاد رکھا کرتے تھے اور ان معلومات کو ان تک منتقل کر دیا کرتے تھے ۔ پیدائش کی تاریخوں کے زبانی انتقال کا یہ طریقہ آج بھی برعظیم کے تقریباً ہر خاندان میں جاری ہے ۔ اقبال کے معاملے میں زبانی انتقال کا یہ طریقہ ایک خاص حد تک فطری تھا ۔ کیوں کہ اقبال اپنے خاندان کے واحد چشم و چراغ تھے جنہوں نے عالمانہ زندگی اختیار کی تھی ۔ اس طرح ان کی پیدائش کی تاریخ خاندانی حلقوں میں بہت بڑی اہمیت کی حامل ہونے کے باعث بار بار دہرائی گئی ہوگی ۔

الغرض ہم حسب ذیل نتائج تک پہنچتے ہیں :

۱ ۔ اس کے لئے قطعاً کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہم اقبال کی اس تاریخ پیدائش کو نظر انداز کر دیں جس کی خود انہوں نے نشاندھی کی تھی یعنی ۳ ذیقعدہ ۱۲۹۴ھ مطابق ۹ نومبر ۱۸۷۷ء ۔ اگرچہ

سیالکوٹ شہر کے میونسپل اندراجات میں اس تاریخ کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

۲ - اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ۲۲ فروری ۱۸۷۳ کو شیخ نور محمد کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا تھا ، جیسا کہ میونسپل اندراجات میں دکھایا گیا ہے ، مگر یہ بچہ شیر خوارگی کے زمانے ہی میں مر گیا ۔

پیشتر اس کے کہ اس مقالہ کو ختم کیا جائے یہ بتا دینا ضروری ہے کہ ہماری برسوں کی تجسس اور تشخص سے جو شہادت علامہ کی تاریخ ولادت کے متعلق حاصل ہوئی ہے اور اس شہادت کی روشنی میں جو تاریخ ولادت مستند اور صحیح معلوم ہوئی اس کا ذکر کر دیا گیا ہے ۔ ممکن ہے کہ اگر تحقیقات جاری رہی تو کچھ اور مستند شہادت حاصل ہو سکے ۔ اس حالت میں اس پر بھی غور کیا جا سکتا ہے ۔ اس سلسلہ میں راقم الحروف نے معتمد صاحب تعلیمات حکومت پاکستان کی خدمت میں ایک مراسلہ ارسال کیا تھا کہ مستقبل میں انتشار کو روکنے کے لئے یہ بہتر ہوگا کہ حکومت پاکستان ایک کمیٹی مقرر کر دے جو اس مسئلہ کے ہر پہلو اور شہادت پر غور کرکے کوئی حتمی فیصلہ دیدے ۔ یہ کام دو یا تین ہفتوں میں بخوبی انجام دیا جا سکتا ہے مگر صاحب موصوف کا جواب آیا کہ حکومت پاکستان ایسی کسی قسم کی کاروائی کرنے کو تیار نہیں ہے اور نہ اس کو ضروری سمجھتی ہے ۔ یہ تو تھا حکومت پاکستان کا فیصلہ اب معتقدین اقبال کا فرض ہے کہ اس کام کو ہاتھ میں لےکر تاریخ پیدائش کے متعلق کسی نتیجہ پر پہنچ کر دنیا کو اس سے آگاہ کر دیں ۔

EXHIBIT 'A'.

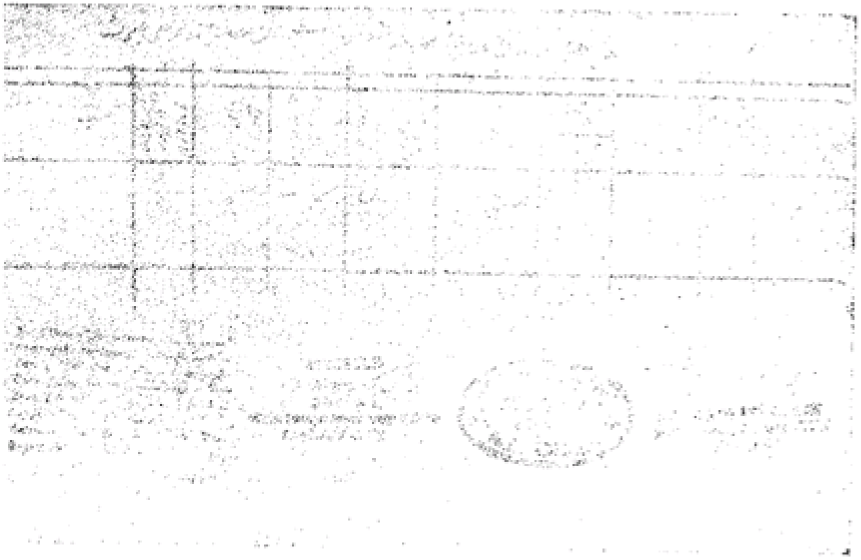

میونسپل کمیٹی سیالکوٹ کے رجسٹر میں تاریخ پیدائش کا وہ اندراج
جس سے ڈاکٹر صاحب کی تاریخ پیدائش کے متعلق غلط فہمی پیدا ہوئی۔

اسرار ملاحظہ کریں ۔ ہم اس نتیجے پر پہونچیں گے کہ اقبال کا شمار دنیا کے عظیم ترین شاعروں میں ہوتا ہے اور اس لئے جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ، ہمارے لئے ضروری ہے کہ جن حالات میں اس کا بچپن اور عنفوان شباب گذرا ، ہم اس کا بنظر غائر جائیزہ لیں ۔

جب ۱۸۷۷ء میں اقبال کی پیدائش سیالکوٹ میں ہوئی ۔ اس وقت دنیائے اسلام کی سخت اندوہناک حالت تھی ۔ ہندوستان میں مغلوں کی عظیم الشان سلطنت کے آخری بے مالک وارث کو شہر بدر ہوئے بیس سال گذر چکے تھے ۔ اور بد نصیب مسلمانوں کو انگریزوں کے جور و ستم اور ہندوؤں کے تعصب کے درمیان اس طرح پیسا جا رہا تھا جیسے چکی کے دو پاٹوں کے درمیان اناج ۔ اگر اس آڑے وقت میں سرسید مرحوم کی دور اندیشی ان کی رہنمائی نہ کرتی تو ان کا جو حشر ہوتا اس کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں ۔ افغانستان اندرونی اور قبائلی لڑائیوں کا میدان جنگ بنا ہوا تھا ۔ ایران میں قاچار خاندان اپنے آخری سانس لے رہا تھا ۔ اور وہ دن دور نہ تھا جب روس اور برطانیہ میں ایران کے اقتصادی حصے بخرے کرنے کی تجویز پر عمل شروع ہونے والا تھا ۔ ترکی کی باجبروت سلطنت روبہ زوال تھی ۔ ہر چند فرانس اور برطانیہ کی خود غرضانہ مدد سے ترکی نے کریمیا کی لڑائی میں روس کے عزائم کو پورا نہ ہونے دیا ۔ تاہم اس کی جڑیں کھوکھلی ہو چکی تھیں ۔ گو یونان کے ساتھ ۱۸۹۷ء کی مختصر جنگ میں ترکی نے آخری سنبھالا لیا ۔ تاہم اس کے بعد اس کو طرابلس ، بلقان اور پہلی جنگ عظیم میں بارہا شکست کا منہ دیکھنا پڑا اور اگر اتاترک کی فراست اور بہادری اس کے کام نہ آتی تو آج ترکی ایک نہایت کمزور اور محدود ریاست بن کر رہ جاتی ۔ مصر کو برائے نام ترکی کا ایک صوبہ تھا لیکن اس پر انگریز دندان آز تیز کئے بیٹھے تھے ۔ ٹیونس ، الجیریا اور مراکو فرانس آہستہ آہستہ نگل رہا تھا اور کچھ عرصے بعد طرابلس کو اٹلی نے فتح کر لیا ۔ ادھر مشرق میں انڈونیشیا پر جہاں مسلمانوں کی کثرت آبادی تھی ، ہالینڈ نے قبضہ جما لیا تھا ۔ غرض جب اقبال نے ہوش سنبھالا تو اس نے دیکھا کہ بقول حالی مسلمانوں پر ہر جگہ ادبار کی گھٹا چھا رہی تھی ۔

EXHIBIT 'C'.

Merit No.	Name	Race	Age (as given in application form)	Total number of marks obtained	Institution	Subjects in which the candidate was examined
11	Sheikh Mohd. Iqbal	Mohammadan	19	260	Govt. College Lahore	English Arabic Philosophy

EXHIBIT 'B'

LEBENSLAUF

I was born on the 3rd of Dhū Qa d 1294 A. H (1876 A. D) at Sialkot—Punjab (India). My education began with the study of Arabic and Persian. A few years after I joined one of the local schools and began my University career, passing the first Public examination of the Punjab University in 1891 In 1893 I passed the Matriculation and joined the Scotch Mission College Sialkot where I studied for two years, passing the Intermediate Examination of the Punjab University in 1895. In 1897 and 1899 respectively I passed my B. A. and M. A. from the Lahore Government College. During the course of my University career I had the good fortune to win several gold and silver medals and scholarships. After my M. A. I was appointed Mc Leod Arabic Reader in the Punjab University Oriental College where I lectured on History and Political Economy for about 3 years I was then appointed Asst. Professor of Philosophy in the Lahore Goverment college In 1904 I got leave of absence for three years in order to complete my studies in Europe where I am at present residing

S. M. IQBAL.

جیسا کہ ہمیں معلوم ہے فطرت نے اقبال کو ایک نہایت ہی حساس دل دیا تھا جس میں بنی نوع انسان کے لئے عموماً اور مسلمانوں کے لئے خصوصاً محبت اور ہمدردی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ یہ اسی پر خلوص محبت کا اثر تھا کہ انگلستان کے سفر میں جب اس کا جہاز جزیرہ صقلیہ کے پاس سے گذرا تو اس نے اپنے دیدۂ خون نابہ بار کو دل کھول کر رو لینے کی دعوت دی یہ اسی بے لوث محبت کا اثر تھا کہ وہ بلاد اسلامیہ کے زوال پر ان الفاظ میں اشکبار ہوا :

سر زمین دلی کی مسجود دل غم دیدہ ہے
ذرے ذرے میں لہو اسلاف کا خوابیدہ ہے(۱)

ہے زیارت گاہ مسلم گو جہاں آباد بھی
اس کرامت کا مگر حقدار ہے بغداد بھی

ہے زمین قرطبہ بھی دیدۂ مسلم کا نور
ظلمت مغرب میں جو روشن تھی مثل شمع طور

خطۂ قسطنطنیہ یعنی قیصر کا دیار
مہدیؑ امت کی سطوت کا نشان پائیدار(۲)

اقبال نے ان تمام اسلامی ممالک کے باشندوں کو یکے بعد دیگرے اقوام مغرب کی سیاسی یا اقتصادی غلامی میں آتے دیکھا اور ساتھ ہی اس کی نگاہ دور رس نے ان تمام اخلاقی برائیوں اور معاشرتی کمزوریوں کو بھی دیکھا جو بتدریج ایک غلام قوم کے افراد میں آ جاتی ہیں اور جو ان کی خودی کو پست ، ان کے یقین کو متزلزل اور ان کے ذوق عمل کو ناکارہ بنا دیتی ہیں ۔ اس نے اپنے مولد سیالکوٹ سے قریب ہی اپنے آبا و اجداد کے وطن کشمیر میں دیکھا کہ کس طرح ہندؤں کی غلامی سے ان کے حوصلے پست ہو گئے ہیں اور کس طرح

---

۱ ۔ بانگ درا ، صفحہ ۱۵۵ ۔
۲ ۔ ایضاً ، صفحہ ۱۵۶ ۔

EXHIBIT 'D'.

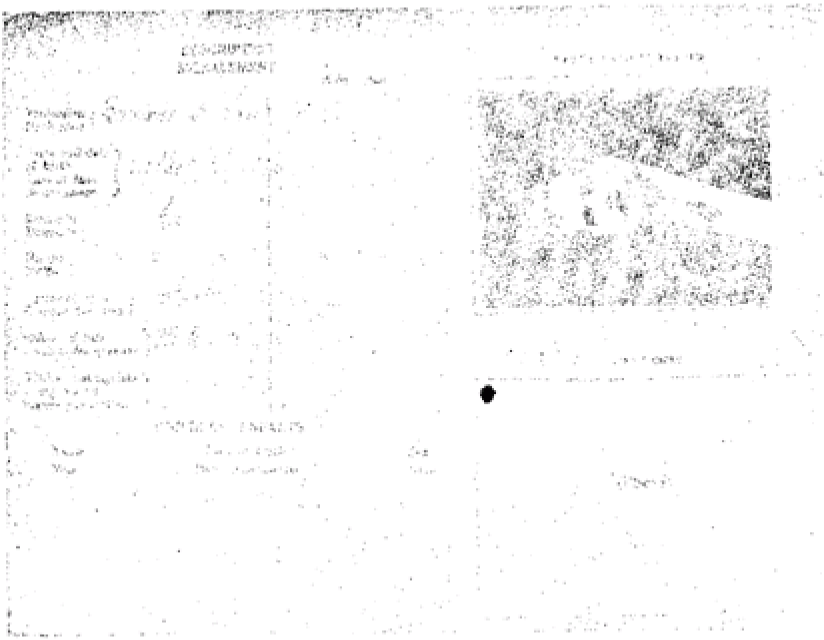

پاسپورٹ میں تاریخ پیدائش کے اندراج کا عکس